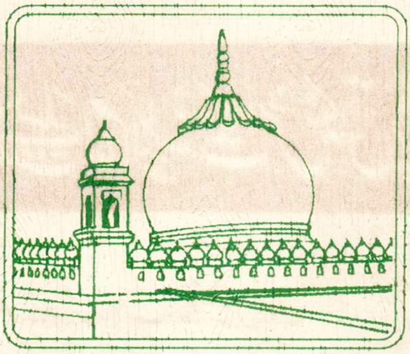

مختصر سوانح قاسمی

از

مولانا محمد ارشاد احمد صاحب مصباحی

شائع کردہ

رضا اکیڈمی ۔ ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ ۔ ممبئی ۳

فون: ۳۷-۲۲۹۶، فیکس: ۳۷۳۷۶۸۱

سن اشاعت ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء
سلسلہ اشاعت ۳۰۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر سوانح قاسمی

بفیض حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری رضی اللہ تعالٰی عنہ

از

مولانا محمد ارشاد احمد صاحب مصباحی

حسب فرمائش ناشر مسلک اعلیٰحضرت جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب مد ظلہ العالی

بموقع ۷۵ واں سالہ عرس قاسمی

شائع کردہ

رضا اکیڈمی ۔ ۲۶ کامبیکر اسٹریٹ ۔ ممبئی ۳

فون: ۳۷-۲۲۹۶ ، فیکس: ۳۷۳۷۶۸۱

حضرت ابوالقاسم سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن شاہ جی قدس سرہٗ

ولادت ۱۲۷۲ھ وفات ۱۳۴۷ھ

سیدنا حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کے مکمل طور پر ہم عصر تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا سال ولادت ۱۰ر شوال ۱۲۷۲ھ ہے اور سیدنا حضرت ابوالقاسم سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن قدس سرہٗ کا سال ولادت ۳ر محرم ۱۲۷۲ھ۔

حضرت سید آل رسول حسنین میاں صاحب نظمی دامت برکاتہم القدسیہ تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت سید شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن قدس سرہٗ ۳ر محرم ۱۲۷۲ھ کو مارہرہ مطہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سید شاہ محمد صادق کے بڑے فرزند تھے۔ کنیت ابوالقاسم اور لقب شاہ جی، حضرت آل رسول خاتم الاکابر قدس سرہٗ نے تجویز فرمایا تھا۔ اسمٰعیل حسن نام آپ کے نانا شاہ غلام محی الدین صاحب نے رکھا۔ آپ نے مولوی عبدالشکور صاحب مہاجر و مولوی محمد علی صاحب لکھنوی، شیعی مولوی محمد حسن سنبھلی، حضرت شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی اور مولوی فضل اللہ صاحب سے علوم درسیہ مروجہ پڑھے۔ تعلیم معمولات خاندانی اپنے پیر ومرشد حضور خاتم الاکابر اور نوری میاں صاحب اور اپنے والد ماجد اور مولانا عبدالقادر صاحب بدایونی سے حاصل کی۔ بیعت وخلافت واجازت شاہ غلام محی الدین صاحب امیر عالم سے پائی۔

حضرت خاتم الاکابر قدس سرہٗ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے بھی پیرومرشد تھے اور حضرت نوری میاں قدس سرہٗ مرشد ارشاد اور مولانا عبدالقادر بدایونی رفقاء میں تھے۔ شاید اسی یکجہتی اور ہم عمری کا ایک اثر یہ بھی تھا کہ آپ دونوں حضرات کے درمیان گہرے قلبی روابط تھے۔ آپ کے مجموعۂ مکاتیب ''مفاوضات طیبہ'' میں بہت سارے خطوط اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے نام ملتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے آپ حضرات کے گہرے دینی اور قلبی تعلق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مسئلہ اذان ثانی میں آپ اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت تاج العلماء سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی قدس سرہما نے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے موقف حق کی بھرپور حمایت کی۔ مخالفین کی شرافشانیوں کے وقت

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے پاس تسلی نامے ارسال فرمائے۔ ایک مکتوب میں اپنے صاحبزادے حضرت تاج العلماء کو تحریر فرماتے ہیں:-

اب تم آجاؤ۔ بریلی اترو تو وہاں میں حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب سے بھی مل لوگے۔ وہ آج کل مخمصے میں ہیں۔ ان پر کیا حملہ ہے، دین پر حملہ ہے۔

آپ کا دینی اور علمی ذوق بہت بلند تھا۔ از خود شوق سے عالم شباب میں قرآن مجید حفظ فرمایا۔ خانوادۂ عالیہ برکاتیہ میں دینی علوم وفنون کا احیاء آپ کی کاوشوں کا ثمرہ تھا۔ بہت سے افراد خانہ کو حفظ قرآن کریم اور علوم دینیہ کی تعلیم سے آراستہ فرمایا۔ تربیت ظاہر اور اصلاح باطن میں سعی بلیغ فرمائی۔ ریاضت ومجاہدہ، تصلب فی الدین اور اتباع سنت میں اکابر کی شان رکھتے تھے۔ کثیر مصروفیات کے باوجود کچھ تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔ اور کچھ مبسوط تصانیف ایسی ہیں جنہیں آپ نے تحریر کر کے دوسروں کو عطا فرمادیا اور وہ ان کے نام سے شائع ہوئیں۔

حضرت تاج العلماء قدس سرہٗ رقم طراز ہیں:-

حضرت قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے معمولات کثیرہ دینیہ و دنیاویہ شبانہ روزی سے تالیف وتصنیف کی فرصت بہت ہی کم پائی اور بوقت فرصت جو یہ شغل فرمایا بھی تو متعدد مبسوط تصانیف دوسروں کو دیدیں جن میں سے بعض ان کے نام سے شائع بھی ہو چکیں اور اس لئے ان کے نام بتانے کی ضرورت نہیں۔ ان کے علاوہ بعض اور تصانیف بھی ہیں جن میں سے بعض ابھی غیر مرتب ہیں جیسے مجموعہائے شجر ہائے خاندانی منظوم جس میں حضرت نے تمام شجر ہائے طریقت قدیمہ وجدیدہ کو جو خانوادۂ عالیہ برکاتیہ میں ہیں فارسی زبان میں نظم فرمایا ہے۔ نیز حضرت نے کبھی کبھی نعت ومنقبت میں بھی کچھ فکر فرمائی اور بعض اعزہ کی تواریخ ولادت ووفات بھی نظم فرمائی ہیں۔ ان کو بھی ایک جگہ علیحدہ بصورت رسالہ ترتیب دے لینا فقیر کے پیش نظر ہے۔ اسی طرح بعض اور رسائل اعمال وتکسیر وغیرہ میں ناتمام ہیں۔ اور ایک رسالہ متعلق بعض سوالات شرعیہ مثل اشارہ بالسبابہ اور اس خیال کا رد کہ شیطان وحی الٰہی میں کچھ دخل دے سکتا ہے اور اس نے سورۂ والنجم میں کچھ ملا دیا تھا اور تلفظ نیت وتحقیق معنی بدعت ومسئلۂ سماع وغیرہ دس مسائل۔ و رسالہ رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوبا یہ دونوں مطبوع و

شائع بھی ہو چکے ہیں۔[1]

(۱) مجموعۂ سلاسل منظوم (۲) مجموعہ کلام (۳) رسائل اعمال وتکسیر (۴) رسالہ جو چند مسائل کی تحقیق پر مشتمل ہے (۵) رسالہ ردالقضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوبا (۶) مفاوضات طیبہ (۷) گلدستۂ چمنستان سنیت وغیرہ حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ کی تصانیف میں رسائل اعمال وتکسیر اور مجموعۂ مناقب کے سواسب شائع شدہ ہیں۔ جیسا کہ دارالاشاعت برکاتی مارہرہ مطہرہ کی فہرست کتب جو اکثر مطبوعات کے اخیر میں ہوتی ہے اور تاریخ خاندان برکات میں ذکر ہے۔ مجموعہ کلام بھی شائع ہوا ہوگا جیسا کہ حضرت تاج العلماء قدس سرہٗ نے اس کی اشاعت کا عزم ظاہر فرمایا ہے۔ لیکن باضابطہ اس کی اشاعت کا علم فقیر کو نہ ہوسکا۔

ان تصانیف میں سے صرف گلدستۂ چمنستان سنیت اور مفاوضات طیبہ کے مطالعہ کا شرف فقیر کو حاصل ہوسکا۔

(۱) **گلدستۂ چمنستان سنیت** ۔ یہ حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ کے مختلف مختصر مضامین کا مجموعہ ہے۔ جسے حضرت تاج العلماء قدس سرہٗ نے اپنی ترتیب وتحشیہ کے ساتھ مطبع صبح صادق سے طبع کرا کے دارالاشاعت برکاتی سے شائع کیا۔ ان میں سے اکثر مضامین روزنامہ ''پیسہ'' لاہور میں طبع ہوئے آسانی...... مدعیان ہمدردیٔ اسلام کی خیالی ترقی۔ کیا محمڈن کالج علی گڈھ باعث ترقی اسلام ہے۔ پیروان سرسید و ہمدردان محمڈن کالج کی خدمت میں ضروری عرض۔ مجرد دعوی۔ مسلمانوں کی افسوسناک حالت۔ مسلمانوں کی ترقی کے اسباب کیا ہیں۔ کیا علی گڈھ یونیورسٹی کا قیام سبب ترقی اسلام ہے؟۔ مسلمانوں کے تنزل کے اسباب کے سوالات کے جواب۔ اسلام کی بزبان حال مسلمانوں سے شکایت۔ روح اسلام پر حمد۔ انجمن خدام کعبہ۔ انجمن خدامان کعبہ کے بابت حاجی اسمٰعیل خاں صاحب رئیس وتادکی کے خیالات کا خلاصہ اوران کی تنقید۔ دل کی سیر۔ یہ ان مضامین کی شاہ سرخیاں اور ذیلی عنوانات ہیں جو اس مجموعہ میں درج ہیں۔ ان کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں اکثر مضامین کسی تحریر یا تحریک کے مفاسد طشت از بام کرنے اور اہل اسلام کو ان کے ضرر سے بچانے کے لئے حیطہ تحریر میں لائے گئے۔ جیسا کہ خود ان کے عناوین سے بھی نمایاں ہوتا ہے۔ یہ مضرت رساں مضامین اکثر و بیشتر لاہور کے اخبار پیسہ میں شائع ہوتے تو آپ بھی اپنے مضامین اسی کے ایڈیٹر کے پاس ارسال فرماتے تاکہ اس کے قارئین اس کی مضرتوں کا شکار ہونے سے بچ

۱۔ تاریخ خاندان برکات ص ٦٤

جائیں۔ شاید اخباری اشاعت کے پیش نظر ہی یہ تحریریں مختصر ہیں۔ ان میں صرف دو مضمون مفصل ہیں جن کا عنوان ہے ''مسلمانوں کے تنزل کے اسباب کے سوالات کے جواب'' اور ''اسلام کی بزبان حال مسلمانوں سے شکایت'' پہلا مضمون دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے جو مولوی محبوب عالم صاحب کے سات سوالات کے جواب میں تحریر کیا گیا جسے ایڈیٹر ''پیسہ'' نے عبدالبہا صاحب کے جوابات کے ساتھ شائع کیا تھا۔ اس مضمون میں صرف جوابات پر اکتفا کیا ہے سوالات نہیں درج ہیں۔ لیکن جوابات سے ان سوالات کی زمین معلوم ہوجاتی ہے۔ دوسرے مضمون میں اسلام کو زبان دیدی گئی ہے۔ وہ اپنے ماننے والوں سے اسلام بے زاری کی شکایت کرتا ہے۔ ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے۔

مخالف کی اپنے کروں کیا شکایت ۔۔۔ موافق بھی دینے لگے اب اذیت

یہ مضمون بھی دس صفحات پر مشتمل ہے۔

ان مضامین کی ترتیب کے سلسلے میں حضرت تاج العلماء تحریر فرماتے ہیں:-

ان میں سے بعض مضامین کسی قدر بغیر کمی بیشی کے ساتھ بعض اخباروں میں فقیر کے نام سے شائع شدہ اس وقت بھی فقیر کے پیش نظر ہیں جن کی تاریخ اشاعت و نام اخبار شائع کنندہ کا حوالہ ان کے حاشیہ پر دیدیا ہے اور بعض مضامین کے متعلق فقیر کو یہ پتہ اس وقت نہ ملا کہ یہ اب سے پہلے کبھی شائع ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور ان کے ساتھ ان کی تحریر کی کوئی تاریخ بھی لکھی ہوئی نہ ملی لہذا فقیر نے تاریخ تحریر کے لحاظ سے جمع و ترتیب میں تقدیم و تاخیر کا چنداں لحاظ نہیں رکھا ہے۔ عنوان ان میں سے بعض مضامین کے خود حضرت کے قائم فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کے بہ مناسبت مضمون فقیر نے قائم کردیئے ہیں۔ جملہ مضامین جو اس مجموعہ میں مندرج ہیں فقیر کے ظن غالب میں کوئی بھی ۱۳۳۱ھ کے بعد کا تحریر فرمودہ نہیں ہے۔[1]

اس مجموعہ کی ترتیب کا سلسلہ پنجشنبہ ۳ ربیع الاول شریف ۱۳۵۴ھ کے بعد شروع ہوا اور ۲۲ ربیع الآخر شریف چہارشنبہ کو اختتام کو پہنچا۔[2]

(۲) مفاوضات طیبہ (۱۳۵۴ھ)۔

یہ سیدنا شاہ جی میاں قدس سرہٗ کے گرانقدر مکاتیب کا مجموعہ ہے جسے حضرت تاج العلماء

۱۔ گلدستۂ چمنستان سنیت ص ۲
۲۔ گلدستۂ چمنستان سنیت ص ۵۲

قدس سرہٗ نے ۱۳۵۴ھ میں اپنی ترتیب اور تشریح کے ساتھ شائع کیا۔

ایک سو چھیاسٹھ مکاتیب کا یہ مجموعہ حضرت شاہ جی کے بہت سے پاکیزہ باطنی افکار، صالح داخلی حالات کی جانب راہنمائی کرتا ہے۔ الحب فی اللّٰہ و البغض فی اللّٰہ، دینی احکام کی جانب رہنمائی، روحانیت کی ترغیب، مرشدانہ تربیت، مصالحتی کردار، خاندانی معاملات میں رواداری اور اس طرح کے اور بہت سے گوشے اس گنج گرانمایہ میں پوشیدہ ہیں۔

سیدنا ابوالقاسم سید شاہ اسمٰعیل حسن شاہ جی قدس سرہٗ کے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے معاصرت کے باوجود بہت ہی عقیدت اور خلوص کے رشتے تھے اور آپ ان کی اعتقادی، دینی، اصلاحی گرانمایہ خدمات کے دل و جان سے معترف اور حامی تھے مسئلہ اذان ثانی میں آپ نے سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی مکمل دینی حمایت فرمائی اور اس موقف حق کی ترویج و اشاعت میں بھرپور مدد فرمائی۔

مجدد دین وملت امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ نے اس سنت کریمہ کا احیاء فرمایا اور اس کے متعلق تفصیلی فتاویٰ جاری فرمائے۔ جب اس کی اطلاع حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ کو ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ بڑے مولانا صاحب کا فتویٰ ہے نا؟ اب آئندہ جمعہ سے اذان خارج مسجد دی جائے![1] اس طور سے آپ نے سب سے پہلے اس موقف حق کی حمایت فرمائی۔

محبت رضا کے یہ جلوے آپ کے مکاتیب کریمہ میں بھی جابجا پھیلے ہوئے ہیں۔ چند مکاتیب کریمہ کے اقتباسات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

مسئلہ اذان ثانی کے تعلق سے جب سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر اہل بدایوں کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا تو اس وقت حضرت شاہ جی میاں قدس سرہٗ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ کلمات عالیہ تحریر فرمائے:-

فخر الافاضل، صدر الاماثل، افضل العلماء، اجل الفضلاء دامت برکات افاداتہم علینا:-

پس از تسلیم مالوف بالوف تعظیم ملتمس ہوں۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر بخیر ہے اور خیر و عافیت

۱۔ یہ روایت حضرت احسن العلماء قدس سرہٗ کے وصال کے دوسرے دن آپ کے برادر اصغر سید حسین حیدر مدظلہ نے ایک نشست میں بیان فرمائی جس میں یہ فقیر بھی حاضر تھا۔

مزاج مبارک کا متدعی۔

فقیر کو اس حملہ نا مرضیہ کا جو بظاہر آپ پر اور اصل میں دین اسلام پر ہے، نہایت رنج ہے۔ افسوس صد افسوس کہ ابھی کچھ عرصہ نہیں گذرا ہے اور تقریباً ہزاروں آدمی اس وقت موجود ہیں جنہوں نے حضرت استاذی مولانا مولوی عبدالقادر صاحب قدس سرہٗ اور آپ کے مراسم اور محبت کے برتاؤ دیکھے ہیں اب یہ حال ہوا ہے کہ جس سے مسلمان دینداروں کو روحی صدمہ اور بد مذہبوں کو موقع شماتت اور خوشی کا مل گیا ہے۔ اگرچہ انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا کچھ نہیں مگر معاندین و مخالفین مذہب حق کو چند دنوں یہ خوشی کا موقع مل گیا۔

فقیر اگرچہ آپ کی کسی ظاہری اعانت کے لائق نہیں مگر ہر وقت دل سے دعا کر رہا ہے کہ اس مخمصہ سے باحسن وجوہ آپ کو طمانیت حاصل ہو اور آپ کے دست و قلم سے دین حق کی ہر طرح سے اعانت ہوتی رہے اور مخالفین دین کو ذلت پہنچتی رہے۔[1]

حضرت تاج العلماء قدس سرہٗ کا رسالہ مبارکہ مبحث الاذان جو خارج مسجد اذان ثانی کے اثبات میں تھا اس کے جواب میں کسی مجہول شخص کے نام سے تالیف کردہ ایک رسالہ بدایوں سے حضرت شاہ جی قدس سرہٗ کو موصول ہوا جس میں سوقیانہ لب ولہجہ اور سخت کلامی کا انداز برتا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حضرت نے اہل بدایوں کی بدظنی کو دفع کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی علیہ الرحمہ کے نام ۱۳ر صفر المظفر ۱۳۳۴ھ کو ایک مفصل جوابی مکتوب تحریر فرمایا جو آپ کی مصالحانہ روش، سنجیدگی فکر، صبر و تحمل، بے لوثی اور بے نفسی کی منھ بولتی تصویر ہے۔

ایک اقتباس بطور شہادت پیش ہے۔ آپ ارقام فرماتے ہیں:-

یہ موافقت اور مخالفت محض دینی ہے۔ اگر مخالفین میں سے کوئی صاحب اپنے استدلال مخالفت کو فقہاء اور محدثین کے اقوال مستندہ سے مطابقت دکھلا دیں گے ہم فوراً ہی مان لیں گے۔ امور دینی میں ضد اور ہٹ اور نفسانیت کا ہرگز دخل نہ ہوگا .... یہ خلاف اپنی سمجھ کے موافق ایک دینی فرعی مسئلہ میں ہے۔ خدانخواستہ کسی طرح سے رشتہ محبت اور مراسم قدیم میں اپنی جانب سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی۔ آپ صاحبان کو اختیار ہے مسائل فرعیہ میں میرے اکابر سے اور آپ کے بزرگوں سے بھی بعض بعض مسئلہ میں اختلاف رہا ہے مثلاً لعن یزید۔ میرے بزرگ مجوز تھے اور حضرت استاذی

۱۔ مفاوضات طیبہ ص ۱۴۔۱۵ مکتوب نمبر ۱۸

قدس سرہٗ منع فرماتے تھے۔ کفر ابو طالب میں میرے بزرگ ساکت مثل شیخ محدث دہلوی تھے اور حضرت استاذی کافر جانتے تھے۔ عینیت ذات وصفات باری تعالیٰ وتقدس میں بھی کچھ لفظی اختلاف تھا اور بعض مسائل فرعیہ اور بھی ہیں جن کی تفصیل تطویل ہے۔ [1]

یہ مکتوب بہت مفصل تقریباً چودہ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جو آپ کی بے لوثی، دینی ہمدردی، حمایت اسلام اور اعانت حق کی سچی داستان بیان کرتا ہے۔

دینی راہنمائی عام طور سے بزرگان امت کے مکاتیب کا خاصہ رہا ہے۔ آپ کے مکاتیب میں بھی جا بجا یہ عنصر موجود ہے۔

رحمت الٰہی صاحب گورداسپوری کو تحریر فرمایا:-

تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہارے مقاصد پورے کرے۔ نماز پڑھا کرو۔ تلاوت قرآن مجید بھی کیا کرو۔ والدین کی اطاعت ضروری ہے۔ تمہاری والدہ صاحبہ کے مقاصد کے پورے ہونے کی دعا کرتا ہوں (ان کو) اپنی اولاد پر شفقت اور خاوند کی اطاعت ضروری ہے۔ اگر اس میں کوئی تکلیف ہو تو اسے بھی راحت سمجھنا چاہئے۔ [2]

ایک دوسرے مکتوب کے اس جملہ سے خودداری اور بے طمعی صاف نمایاں ہے:

میں چراغ کندہ نہیں کرا سکتا۔ میں اس کی دکانداری نہیں کرتا ہوں۔ نقش البتہ تحریر کر سکتا ہوں آپ کندہ کرا لیں۔ [3]

حمایت حق اور اسی کی ترغیب دیتے ہوئے منشی مولیٰ بخش سیتاپور کو تحریر فرمایا:

تمہاری حق کوشی سے بہت خوش ہوا۔ کسی کا ناحق حق لینا اچھا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تم کو مکان اچھا دے گا۔ [4]

مزید تفصیل کے لئے خود مجموعۂ مکاتیب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

یہ مجموعہ ایک سو چھیاسٹھ مکاتیب اور اٹھانوے صفحات پر مشتمل ہے جسے حضرت تاج العلماء قدس سرہٗ نے مطبع صبح صادق پریس سیتاپور میں طبع کرا کے دارالاشاعت برکاتی خانقاہ برکاتیہ سے شائع کیا۔ اس پر سن اشاعت اور قیمت درج نہیں۔

گذشتہ عرس قاسمی مارہرہ مطہرہ ۱۹۹۷ء میں اہل سنت کی آواز کے شمارے میں بھی اس کو شریک اشاعت رکھا گیا۔

☆☆☆

۱۔ مفاوضات طیبہ ص ۱۳ مکتوب ۱۲
۲۔ مفاوضات طیبہ ص ۳۸ مکتوب ۳۱
۳۔ مفاوضات طیبہ ص ۳۹
۴۔ مفاوضات طیبہ ص ۴۰

فروغ اہلسنت کیلئے امام اہلسنت کا دس نکاتی پروگرام

(۱) عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں

(۲) طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں

(۳) مدرسوں کی بیش قرار تنخواہیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں

(۴) طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔

(۵) اُن میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و مناظرۃً اشاعتِ دین و مذہب کریں

(۶) حمایتِ مذہب و ردِّ بدمذہباں میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں

(۷) تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔

(۸) شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبیٔ اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔

(۹) جو ہم میں قابلِ کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔

(۱۰) آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایتِ مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت و بلاقیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

RAZA OFFSET BOMBAY-3 • TEL.: 371 2313